بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جلد ۶ نمبر ۲۰

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۵ اکتوبر ۱۹۳۲ء چندہ سالانہ دو روپیہ ۱۴ جمادی الثانیہ ۱۳۵۱ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

صداقت مسیح موعودؑ	۳-۱۰	محترمہ صاحبہ اہلیہ علامہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم
زوجین کی نااتفاقی	۱۱-۱۴	ایک جرنلسٹ کے قلم سے ...
حفظ صحت حاملہ	۱۴-۱۷	محترمہ ز-خ- احمدی بیگم آگرہ ....
رپورٹ سہ ماہی لجنہ دہلی	۱۸-۱۹	... سکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی ..

بے ماں باپ کے بچہ کی صدا

غم سے مجھ کو چھڑا — اہل شر سے بچا
آسماں پھٹ پڑا — میں ہوں اک بینوا

میرے پیارے خدا
میرے پیارے خدا

باپ اپنا نہیں — ماں کا سایہ نہیں
پاس مایا نہیں — کچھ سہارا نہیں

میرے پیارے خدا
میرے پیارے خدا

میلی پوشاک ہے — دل المناک ہے
سر پہ خاشاک ہے — تن بدن خاک ہے

میرے پیارے خدا
میرے پیارے خدا

لخت دل ہے غذا — خون دل ہے دوا
غم کا ہے ناشتا — غم ہے بے انتہا

میرے پیارے خدا
میرے پیارے خدا

چین ملتا ہے کب — رنج دیتے ہیں سب
غم سے ہوں جاں بلب — کر مدد تو ہی اب

میرے پیارے خدا
میرے پیارے خدا

میں تو مظلوم ہوں — اور معصوم ہوں
شر سے مغموم ہوں — زندہ مرحوم ہوں

میرے پیارے خدا
میرے پیارے خدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ جلسہ سالانہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی ہے کہ سب احمدی اپنی اپنی ماہوار آمدنی کا پانچواں حصہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کیلئے ماہ اکتوبر میں جمع کر دیں۔ خواتین کا جلسہ الگ ہوتا ہے۔ اسلئے بھی ضروری ہے کہ خواتین سلسلہ احمدیہ اس تحریک میں پورا پورا حصہ لیں۔ اور چندہ محاسب صدر انجمن احمدیہ کو جمع کر کے بھیجدیں +

(ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دار الامان مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۲ء

صداقت مسیح موعود
"علیہ الصلوٰۃ والسلام"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

الٓمّٓ۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون۔ ولقد فتنا الذین من قبلھم فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکذبین ٥ ترجمہ۔ انا اللہ اعلم کیا لوگوں نے گمان کرلیا ہے کہ وہ مخلصی پاجائینگے اتنا کہنے پر کہ ہم ایمان لے آئے دراں حالیکہ انکی آزمائش نہیں ہوئی۔ ہم فتنہ میں ڈال چکے ہیں۔ انسے پہلے لوگوں کو پس ضرور ممتاز کریگا اللہ سچوں کو اور ظاہر کریگا جھوٹوں کو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سچا ثابت ہونا ہی تمام صداقتوں کا مجموعہ ہے۔ اسلام قرآن کریم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت اسی سے مل جاتا ہے۔ اسلئے اسی کا بیان مقدم ہے۔

لوگ کہہ رہے تھے۔ کہ اسلام کیا ہے؟ پرانے واقعات اور قصے کہانیاں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ مشاہدہ کرادیا کہ وہ قصے کہانیاں نہ تھے۔ بلکہ صحیح واقعات تھے۔ پس آپ کی صداقت ثابت کرنے سے تمام باتوں کی صداقت ثابت ہو جاتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر خاص نظر عنایت فرماتا ہے۔ تو اس قوم میں اپنے فضل اور غریب نوازی کے ساتھ کسی رسول کو مبعوث فرماتا ہے۔ تا وہ قوم جو اللہ تعالیٰ سے تعلق توڑ کر مدتوں سے مر چکی ہے۔ پھر اس رسول کے ذریعہ اللہ تعالیٰ پر از سر نو زندہ ایمان لا کر اسکے فیضان اور فضلوں کی وارث بنے۔ اور اس میں دوبارہ زندگی کی روح قائم ہو کر سچوں جھوٹوں میں امتیاز ہو جائے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ قوم کی بہتری اور فلاح کے لئے تزکیہ کے طور پر امتحان وارد فرماتا ہے۔ تا وہ قوم جو ایمان لانے کی مدعی ہے۔ امتحان میں کامیاب ہو کر اپنے تئیں ثابت کردے کہ جس کام ور مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ اسکو اعلیٰ منصب پر کھڑا کرنا چاہتا ہے۔ وہ اس کی اہل ہے۔ سوان چند مذکورہ بالا آیات میں جو سورۃ عنکبوت کی ہیں تے

لکھی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ایک عظیم الشان امتحان کی خبر دی ہے۔ اور یہ امتحان کوئی نیا امتحان نہیں بلکہ اس قسم کے امتحانات سنت قدیمہ کے ماتحت دنیا میں متعدد بار ہو چکے ہیں۔ پس ایسی تمام قومیں اور افراد جو اپنے آپکو مومن سمجھتے ہوئے ایمان کیطرف منسوب کرتے ہیں۔ تمام کے تمام اس امتحان میں شامل ہیں۔ اس امتحان کی خبر ایسے قوی الفاظ میں دی گئی ہے۔ جسے سنکر ہر شخص کا دل دہل جاتا ہے، اور پھر خاصکر وہ شخص جسے یہ معلوم ہو کہ مجھے اس امتحان میں ضرور شامل ہونا ہے۔ کبھی بے اعتنائی سے سو نہیں سکتا۔ اور لاپرواہی سے اپنا وقت ضایع نہیں کر سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس سمت۔ جس سُو۔ جس طرف جس جا۔ نظر اٹھا کر دیکھو۔ اور جس پہلو پر غور کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ہی صداقت نظر آتی ہے۔ چنانچہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالےٰ سے الہام پاکر مامور ہوئے۔ تو حسب بشارات اپنی آمد کا اعلان کر دیا۔ بس پھر کیا تھا مخالفین نے مخالفت کا جھنڈا کھڑا کر کے وہ فتنہ بپا کیا کہ الاماں۔ اس سعی میں سر سے لیکر پاؤں کے ناخنوں تک زور لگا کر لہو پانی ایک کر دیا۔ تا قادیان کی مسیحیت و مہدویت کا سلسلہ اس ملک یا دیگر بلاد میں قطعاً پھیلنے نہ پائے۔ مگر جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معاندین کی اسلام کے بارہ میں تمام کوششیں بیکار و رائیگاں ثابت ہو گئیں۔ اور ان کی نہایت اشد جدوجہد کے باوجود بھی اسلام ایک محکم بنیاد پر قائم ہو گیا اسی طرح دشمنان سلسلہ احمدیہ کی ساری کوششیں اکارت ہاں۔ بالکل ملیا میٹ، و برباد ہو گئیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل و غریب نوازی کے ساتھ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد ایک محکم و مضبوط چٹان پر قائم ہو گئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت

سابق انبیاء علیہم السلام کی پیش گوئیوں میں وضاحت سے موجود ہے لیکن کیا کروں طوالت موضوع مانع ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج المھدی من قریۃ یقال لھا کدعہ ویصدقہ اللہ تعالےٰ و یجمع اصحابہ من اقصی البلاد علیٰ عدۃ اھل بدرٍ بثلاث مائۃ و ثلثۃ عشر رجلاً ومعہ صحیفۃ مختومۃ فیھا عدد اصحابہ باسمائھم و بلادھم وخلالھم۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکلیگا مہدی ایک گاؤں سے جسکو کدعہ کہا جائیگا۔ اللہ تعالےٰ اس کو سچا کریگا۔ اور جمع کریگا۔ اسکے اصحاب کو بڑے دور شہروں سے۔ اہل بدر کے شمار کی طرح جو تین سو تیرہ آدمی ہونگے۔ اس کے پاس صحیفہ چھپا ہوا ہوگا جس میں اس کے اصحاب مخلصین کا شمار ہوگا۔ مع ان کے ناموں اور شہروں

اوران کی عادات کے حجج الکرامہ میں بجائے کدعہ کے قرعہ آیا ہے۔ صد ۳۵۶۔ اسمار بلاد و قریات میں بھی اس قسم کی تصحیف پائی جاتی ہے۔ جو اہل تواریخ قدیمہ و جدیدہ پر مخفی نہیں ہے۔ بعض کتب بائیبل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہاجرین وغیرہ کے ناموں میں بھی اس قسم کی تصحیف موجود ہے۔ چنانچہ طیبہ کو یتما لکھا ہے علیٰ ہذالقیاس جیلان کو گیل لکھا ہے۔ جس نے امریکہ اپنے نام سے بسایا ہے اس کا نام الیگار تبت کی اصل تو بل اور نا نارہ کا تا تار بن گیا۔ ایساہی ایلام کا ایران ہو گیا۔ غرضیکہ ہزار ہا ناموں میں اس قسم کی تصحیف موجود ہے۔ تغیر لہجہ ان کی ماہیت و اصلیت تسلیم کرنے سے ہرگز ہرگز ممتنع نہیں ہوسکتا۔ تو پھر جب باوجود تحریف زبان دانی کے یہ سب اپنی اصلیت پر قائم ہیں۔ تو پھر قادیان کی تحریف کا اثر کدعہ کی اصلیت پر کیونکر۔ اور کیسے ہوسکتا ہے۔ پس قادیان ہی کدعہ ہے۔

پیشینگوئی کے ثبوت مصداق میں اہم المقاصد پر نظر کیجاتی ہے۔ نہ ایسے اسماء کی تصحیف و تحریف پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشینگوئی جو حدیث صحیح سے ثابت ہے۔ وہ نعوذ باللہ من ذالک جھوٹی اور غلط نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ دوسرا ایسا مجدد جسنے اپنے فرائض منصبی یعنی مسیح موعود و مہدی معہود کا دعویٰ کیا ہو۔ موجود نہیں ہے۔ ہر مومن پر جو اللہ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان رکھتا ہے۔ لازم اور واجب ہے۔ کہ اس امام برحق کو جسکی تصدیق صدہا آیات اللہ سے ثابت ہوتی ہے۔ تسلیم کرلے ورنہ بالآخر کف دست ملنا رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ۔

آب رہا دعوٰی۔ دعوٰی تو لوگ خدائی کا بھی کر لیتے ہیں۔ لیکن زندہ نشانوں کے ذریعہ زندہ خدا کی ہستی کا ثبوت سوائے خدائے تعالےٰ کے سچے اور راستباز بندوں کے کوئی جرأت و جسارت کے ساتھ پیش نہیں کرسکتا۔ سچے مدعی کا ہی یہ کام ہوتا ہے۔ جو قبل از وقت ایک واقعہ کی خبر دیتا ہے۔ جو بعدہٗ بعینہٖ اسی طرح ظہور میں آجاتا ہے۔ اسلئے کہ یہ کسی انسان کے اختیار کی بات نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ خدا کا کام ہوتا ہے۔ جو اپنے سچے رسولوں کو باتیں بتا کر پھر ان کو پورا کر دیتا ہے۔ مثلاً۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب اور ظالمین کی سفاکی حد سے متجاوز ہوگئی۔ تو اصول انبیاء کے ماتحت حضور نے ظالموں کے حق میں بددعا کی۔ فَلَمَّا طَغَی الْفِسْقُ الْمُبِیْدُ بِسَیْلِہٖ تَمَنَّیْتُ لَوْکَانَ الْوَبَاءُ مُتَبِّرٗا۔ اسکے بعد طاعون کا نشان ظاہر ہوا۔ سچ ہے ؎

"ہیچ قومے را خدا رسوا نہ کرد
تا دل صاحب دلے نامد بدرد"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنے عادت الہی قدیم سے یہی جاری ہے۔ کہ بغیر ستائے صالح آدمی کو کسی پر خدا عذاب نازل نہیں کرتا۔ لیکھرام۔ ڈوئی۔ آتھم۔ غلام دستگیر۔ محمد صاحب لکھو کے والا۔ فقیر مرزا۔ رسل بابا۔ محمد حسین بٹالوی۔ مولوی اسمٰعیل علیگڈھی۔ عبد القادر طالبپوری۔ ابو الحسن سیالکوٹی۔ چراغ الدین جمونی۔ الہی بخش اکونٹنٹ وغیرہ کے متعلق جو جو وعید بذریعہ الہام قائم و صادر ہوئے۔ سب کے سب بمطابق وعدہ پورے ہوئے۔ رہے امرتسری مولوی ثناء اللہ صاحب وہ بھی اپنے ہاتھوں تیار کردہ فتویٰ کے خود مصداق بنے ہوئے ہیں۔ (انکے اہل حدیث کا فتویٰ ہے۔ کہ زیادہ عمر گمراہوں اور جھوٹوں کو دیجاتی ہے۔) دیکھئے سچے مدعی نبوۃ کی صداقت کا کیسا بیّن معیار ہے۔ کہ اس کے جھٹلانے والے مخالفین اس کے معاند بن۔ اسکے ساتھ ضد و تعصب رکھنیوالے اسکے بالمقابل کیسے ذلیل و رسوا و ناکام ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور نہایت عبرتناک انجام کو پہنچے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک قصیدہ میں فرماتے ہیں:۔

رَأَیْتُمْ جَوَائِزَکُمْ مِنَ اللّٰہِ رَبِّنَا
وَمِتُّمْ کَمَوْتِ الْمُفْسِدِ الْمُتَخَلِّقِ

ترجمہ:۔ تو تم نے خدا تعالےٰ کیطرف سے اپنی سزائیں دیکھ لیں۔ اور اس طرح مر گئے جس طرح مفسد اور دروغ گو مرتا ہے +

فقطع ربی انف الجمع کلھم
واخزی العدا وابادکلا بما رزق

ترجمہ:۔ میرے خدا نے تمام مخالفوں کی ناک کاٹ دی۔ اور دشمنوں کو رسوا کیا۔ اور سب کو میدان میں ہلاک کر دیا +

وہ خدا جو صادقین سے پیار کرنے والا ہے۔ اس کے محبت سے لبریز کلمات کو تدبر کی نظر سے دیکھئے۔ جو اس نے اپنے پیارے مسیح سے گمنامی کیحالت میں فرمائے۔ جبکہ آپ ایک حجرہ میں مجردانہ زندگی بسر کرتے تھے کوئی شخص آپ کو جانتا نہ تھا۔ تمام تعلقدار آپسے علیحدہ تھے۔ فرماتا ہے آئی ایم ود یو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ آئی لو یو۔ میں تم سے محبت رکھتا ہوں آئی شل ہیلپ یو۔ میں تمہاری مدد کروں گا۔ آئی شل گو یو اے لارج پارٹی آف اسلام۔ میں تجھے اسلام کی ایک بڑی جماعت دونگا۔ فحان ان تعان وتعرف بین الناس وقت قریب آگیا ہے۔ کہ تیری مدد کیجائے۔ اور تیرا نام دنیا میں شہرت پا جائے۔ یاتیک من کل فج عمیق۔ تیرے پاس ہر دور دراز رستے سے آوینگے کیا سالانہ جلسہ کا مجمع کثیر جس میں مختلف القوم مختلف اللون۔ مختلف اللسان۔ مختلف البلاد مرد و عورت جمع ہوتے ہیں۔ آپکی صداقت پر کچھ کم دلیل ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔ میرے قبول کرنیوالا ایک ایک انسان میری صداقت کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نشان ہے۔ پس یہ ایسی مہتم بالشان پیشگوئیاں ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے گمنام شخص کے احاطۂ قدرت میں کہاں تھا کہ انکو پورا کر سکے۔ یہ اللہ تعالےٰ کی مشیت برق مقناطیسی کا کام تھا جس نے لاکھوں انسانوں کے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیت کو مضمر کر دیا۔ جب اس ماہ تاباں کی چمکتی کرنوں نے شفاف پانی میں محشر خیز جھلملاہٹ پیدا کی تو دفعۃً سعید روحیں والہانہ طور سے اس کیطرف جھک گئیں۔ جس سے فطرت کی سوئی ہوئی اسلامی بہار پھر پیدا ہو گئی۔ یہی وہ بیج تھا جسے آپنے بویا وہ ایک درخت بنا وہ بڑھا پھولا اور پھلا۔ اس نے بیشمار فروعات اور شاخیں نکالیں۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے مذکورہ بالا پیشگوئی کے مطابق اپنے پیارے کو لاکھوں پاکباز انسانوں کی ایک بہت بھاری جماعت اپنے فضل سے عطا فرمائی (اللّٰھم صل علیہ وعلیٰ مطاعہ محمدٍ) وہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم کا مصداق ہیں۔ مسیح کی وفات پر کامل یقین رکھنے والے ہیں مسیح کی حیات کے اہم مسئلہ پر نہ کسی عیسائی کو ہمت ہے۔ اور نہ کسی مسلمان کو جرأت کہ آپکے پیرووں سے ذرا گفتگو تو کرے۔ عام طور پر یہی دیکھا گیا ہے کہ جب بھی کوئی یہ مسئلہ چھیڑتا ہی۔ تو خواہ مخالف کتنا ہی عالم ہو ایک معمولی احمدی سے بھی زک اٹھا کر شرمندہ ہوتا ہے۔ اس سے بڑھکر کیا کامیابی اور صداقت ہو سکتی ہے۔ یہی وہ گمنام قادیان ہے جسکا نام کل عالم میں ماہتاب کیطرح اللہ تعالیٰ نے چمکا کر مشہور کر دیا۔ اگر صرف قادیان ہند لکھکر دنیا کے کسی حصے سے چٹھی پوسٹ کر دو۔ چٹھی نہایت آسانی سے قادیان آسکتی ہے ٭

نبی اسے کہتے ہیں جسے کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع دیجائے۔ اور وہ اطلاع اہم امور پر مشتمل ہو۔ اور اسکی نظیر زمانہ میں نہ پائی جائے اسی معیار پر اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو نظر عدل سے دیکھا جائے۔ تو یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ سچے نبی ہیں۔ کیونکہ آپ کو امور غیبیہ کی اس کثرت سے اطلاع دی گئی ہے کہ امت محمدیہ کے کسی مجدد کسی ولی۔ کسی غوث یا قطب میں اسکی نظیر نہیں پائی جاتی۔ پس اللہ تعالےٰ نے آپ کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے بڑے بڑے پر شوکت نشان بنی نوع انسان کے افراد اور اقوام کو دکھائے ہیں۔ یعنی

دہقانی باشندوں کو اہل بلاد کو تاجدار سلطانوں کو ملک کے مدبروں اور سیاست کے ماہروں۔ جنگی جوانوں اور ملاحوں کو۔ ماہرین سائنس مورخین محققین قدامت کو۔ ڈاکٹروں ماہرین علم زلزلہ۔ شاعروں۔ فاضلوں و عالمانِ الٰہیات کو۔ دنیاداروں نے بھی آپ کے نشان بینات دیکھے۔ ماہرین علم نجوم نے بھی علماء ہیئت نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی دیکھے۔ مسلمانوں نے دیکھے ہندوؤں نے دیکھے۔ عیسائیوں۔ زرتشتیوں۔ یہود اور بت پرستوں نے بھی دیکھے۔ زبان دانوں۔ ادیبوں اور ماہران علم اللسان نے بھی دیکھے۔ مقننوں۔ منصفوں ججوں۔ تاجروں۔ انجمنوں۔ کانگریسوں۔ سلطنتوں۔ سبھی نے آپ کے نشان دیکھے۔ پابندان مذہب بے دین۔ ادھرمی۔ حریت پسند۔ آزاد خیال روحانیت والے۔ مادہ پرست بھی آپ کے نشانات دیکھنے سے محروم نہیں رہے۔ اے اہل ایشیا تم بھی اس سے انکاری نہیں۔ اور اے اہل یورپ تم بھی اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ نہ اہل امریکہ اور نہ اہل جزائر ہی اس سے انکار کر سکتے ہیں۔ غرضیکہ انسانوں کی کوئی جماعت کوئی گروہ۔ کوئی درجہ۔ کوئی طبقہ ایسا باقی نہیں رہا جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھلے نشانات نہ دکھائے ہوں۔

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہ۔ ہمنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر اسلئے بھیجا ہے۔ کہ تاوہ اس دین کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کرے یعنی اسلام کا باقی تمام دینوں پر غلبہ ثابت ہو۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کے کل مذاہب اور تمام جہان کے علماء و فضلاء و فلاسفر اور اُمراء پر دین اسلام کی حقانیت اور صداقت کا اظہار کیا۔ اور ڈنکے کی چوٹ تمام مذاہب کے لوگوں کو سنا دیا کہ دنیا کے تمام مذاہب میں سے اسلام ہی وہ مذہب ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سچا اور پیارا ہے۔ وہ انوار و برکات جو زندہ اور سچے مذہب میں ہونے ضروری ہیں۔ وہ اسلام کے سوا کسی مذہب میں نہیں پائے جاتے۔ کوئی مذہب ان انوار و برکات میں اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ روحانی زندگی صرف اسلام کی بدولت انسان کو ملتی ہے *

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام نے بارہا یہ فرما کر لیڈران اقوام پر اتمام حجت کر دی فرمایا ہر مذہب کا قائمقام اپنے مذہب کی الہامی کتاب سے اسکی صداقت کی دلیلیں پیش کرے۔ لیکن آجتک کسی کو یہ حوصلہ نہ ہوا۔ کہ اس اصول پر کاربند ہو کر آپ سے مباحثہ کرے پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مذہب کی غرض نجات اور خدا سے لقاء ہے۔ اور نجات وہی ہو سکتی ہے۔ جسکا ثبوت اسی دنیا میں ملے پس اگر کوئی اہل مذہب اللہ تعالےٰ کے ساتھ تعلق حاصل ہو جانے کا مدعی ہے۔ تو وہ میرے مقابلہ پر آئے۔ اور سچائی کا کوئی ایسا نشان دکھائے جو انسانی طاقت سے بالاتر ہو۔ پس اس مطالبہ میں بھی کوئی آپ سے عہدہ برآ نہ ہو سکا۔ جب بن آئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو کہدیا کہ یہ شخص دیوانہ ہے۔ مفتری ہے +

جھوٹے مفتری کے متعلق قرآن کریم میں آیا ہے۔ لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ۔ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ۔ اگر تو بنالیتا ہم پر بعض باتیں ہم پکڑ لیتے اسکو داہنے ہاتھ سے ہم اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے اور اسے کوئی نہ بچا سکتا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اب تک جو میںنے ایسا نہیں کیا۔ اور وہ اپنا کام کئے چلا جارہا ہے۔ قتل و ہلاک نہیں ہوا۔ تو اس سے ثابت ہوگیا۔ کہ میںنے ہی اسکو بھیجا ہے۔ گورنمنٹ جسمانی میں اگر کوئی جھوٹا عہدیدار بنے تو فوراً گرفتار کرلیا جاتا ہے۔ کیا اللہ تعالےٰ کی حکومت میں ہی ایسا اندھیر ہے۔ کہ کوئی گرفت نہو۔ اور حق و باطل کا معاملہ دنیا پر مشتبہ ہوجائے۔ ضرور ہے۔ کہ مفتری علی اللہ اسی دنیا میں پکڑا جائے۔ اور ہلاک ہو۔ چنانچہ بائیبل میں بھی یہی علامت صدق ہے۔ کہ جھوٹا نبی ہلاک ہوجاتا ہے +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی بار اپنے حق میں بد دعا شایع کی کہ اگر میں جھوٹا ہوں۔ تو تباہ و برباد ہوجاؤں۔ جیساکہ مندرجہ ذیل اشعار سے ثابت ہے ؎

گر تو مے بینی مرا پُر فسق و شر
گر تو دیدستی کہ ہستم بد گہر
پارہ پارہ کن من بد کار را
شاد کن ایں زمرۂ اغیار را
آتش افشاں بر در و دیوار من
دشمنم باش و تبہ کن کار من

ناظرات کیا کسی جھوٹے مفتری یا معمولی انسان کو یہ جرأت ہو سکتی ہے۔ کہ ایسی کپکپی لگانیوالی اور دل کو ہلا دینے والی دعا مانگے۔ لیکن آپکی دعا کے بعد یہ دیکھا جاتا ہے کہ آپکے در و دیوار پر برعکس آپکی بد دعا کے رحمت برستی ہے۔ اور آپؑ کے کاموں میں بھی خدا کے فضل کے ساتھ دن دونی رات چوگنی ترقی ہو رہی ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا تیرہ سو سال پہلے لگایا ہوا پودا کیسے بڑھتا چلا جارہا ہے۔ اور اس زمانہ میں آپ کے مثیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ کیسے اعلےٰ پھل دے رہا ہے آپ فرماتے ہیں:۔

نَشَئْتُ اُحِبُّ الصِّدْقَ طِفْلاً وَّ يَافِعاً
وَ کَهْلاً وَّ لَوْ مُزِّقْتُ کُلَّ الْمُمَزَّقِ

میں بچپن سے جوانی اور کہولت کے زمانہ تک سچائی سے دوستی رکھتا ہوں۔ خواہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاؤں۔ جو شخص اپنی زبان سے یہ کہے۔ کہ میں صداقت کو نہیں چھوڑونگا۔ خواہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاؤں۔ اس سے یہ کہاں ممکن کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک جھوٹا مدعی بنکر خدا کی مخلوق کو بہکائے۔

آپ کی تحریر اور کتب پڑھکر کون ہوشمند یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ کتابیں دیوانے کی لکھی ہوئی ہیں۔ بس تحریر ہی پاگل غیر پاگل میں امتیازی جوہر ہے پھر یہ کہ مجنون دیوانے کی محنت کا کوئی صلہ نہیں ہوتا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتنا طویل بدلہ ہے۔ کہ جسکا ظہور آج تیرہ ۱۳ سو سال بعد پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہوا اور اس کا تسلسل انشاء اللہ تا قیامت منقطع نہیں ہوگا جیساکہ فرمایا وان لک لاجراً غیر ممنون

باوجودیکہ تمام دنیا کے اعداء نے آپ کے ملیامیٹ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ رکھا اور آپکی ترقی کے روکنے کے لئے کوئی حیلہ اور مکر نہیں جو ان قوموں نے اٹھایا نہ ہو۔ اگر وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتا اور خدائے الحی القیوم کا مخفی ہاتھ اس کی حفاظت کے لئے کھڑا نہ ہوتا تو اس ضعیف انسان کی کیا حقیقت تھی۔ کہ اس طرح دنیا کے دنگل میں نکل کر چار دانگ عالم میں پہلوانوں کی طرح للکارتا اور شیر کیطرح دھاڑتا۔ ضرور اللہ تعالےٰ کا غیبی ہاتھ اس کی مدد پر تھا۔ جس کیوجہ سے کوئی انسان بھی اسکے مقابلہ کیلئے نہ نکلا۔ بلکہ اسکا رعب صفحۂ دنیا پر ایسا چھا گیا۔ کہ آپکے سامنے آنا گویا موت کا سامنا تھا۔ وہ کذاب نہیں بلکہ صادق و مصدوق انسان تھا وہ بالضرور خدا کیطرف سے ملہم و منذر تھا۔ وہ نبی تھا مگر غیر تشریعی، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام اور پورا متبع اسی کی شریعت غرّا پر چلنے والا وہ شریعت اسلامی کا شیدائی تھا۔ اور اسی کو روزِ روشن کی طرح چمکانا چاہتا تھا۔ کوئی نیا حکم نہیں لایا تھا۔ بلکہ اسی شریعت کو از سر نو منور کرنیوالا اور تجدید ہی اسکا اعلےٰ مقصد تھا۔ وہ ہر قسم کے مصائب وآلام میں خدا کے فضل سے بانیل مرام رہا۔ اڑے سے اڑے وقت میں بھی صداقت اور استقلال کو ہاتھ سے کبھی بھی جانے نہ دیا۔ آپکا ایک شعر ہے :-

لنا عند المصائب یا حبیبی رضاء
ثم ذوق وارتیاح

یعنے اسوقت تک جبکہ ایک نہیں بلکہ کئی مصائب آجاتے ہیں۔ مجھے تین باتیں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ میں مصیبت پر راضی ہوتا ہوں۔ دوسرے یہ کہ مجھے اس میں لذت آتی ہے۔ تیسرے یہ کہ میری اس سے کوفت دور ہو جاتی ہے +

میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے کہ جسنے ہم ناچیزوں پر نظر رحمت فرما کر احمدیت کی سلک میں منسلک کیا ہے دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کیساتھ ہر مسلمان کہلانیوالے کو خواہ مرد ہو یا عورت احمدیت میں داخل ہونیکی توفیق عطا فرمائے آمین

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(والسلام۔ خاکسارہ ... اہلیہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زوجین کی نااتفاقی

ایک مرد جرنلسٹ کے قلم سے

زندگی ایک وسیع صحرا ہے۔ جسمیں میاں بیوی دو دریاؤں کی طرح ہم آہنگ ہو کر ہنستے کھیلتے ساحلِ مقصود کی طرف چلے جا رہے ہیں۔ یا ایک فضائے بسیطہ ہے جس میں وہ ایک پرند کے دو پروں کی طرح محو پرواز ہیں یا ایک بحرِ بیکراں ہے جہاں وہ دو ناخداؤں کی طرح کشتیٔ حیات کو دھکیلے چلے جا رہے ہیں۔

لیکن کیسے افسوس کی بات ہے۔ کہ وہ زندگی جس کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ کہ باعثِ تسکین ہو گی۔ اور جس کے لئے بیویوں کو ارشاد تھا کہ تم لباس اور حرث بنکر خاوندوں کی اطاعت گذاری کرو۔ اور جس کے لئے مردوں کو تنبیہہ کی گئی تھی کہ بے شک تم عورتوں پر حاکم ہو لیکن عورت ذات ایک ٹیڑھی ہڈی ہے جس کو دباؤ اور زور سے سیدھا نہیں کیا جا سکتا۔ آج اس ٹرافونیئن غار[1] کی طرح بنی ہوئی ہے۔ جہاں ابدی رنج و غم۔ دکھ اور افسوس کا بسیرا تھا۔ روز سننے میں آیا ہے کہ بعض گھرانوں کے مرد اور عورتیں امن اور شانتی کی زندگی بسر کرنے کی بجائے۔ آپس میں لڑتے بھڑتے رہتے ہیں۔ اور بعض اوقات تو ساتھین کی ایمے زان[2] کی طرح سر پھٹول پر اُتر آتے ہیں۔ یہ نہایت قابلِ افسوس بات ہے اور تعلیم یافتہ گھرانے بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔

دوستوں میں تو یہ ہوتا ہے کہ ادھر ان بن ہوئی ادھر بولنا چالنا چھوڑ دیا لیکن میاں بیوی کے درمیان یہ ہونا ناممکن ہے۔ طلاق دینا بھی آسان نہیں بعض چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں۔ جنکو ابتداء میں تو معمولی خیال کر لیا جاتا ہے۔ لیکن بعد میں وہی حقیر باتیں ایک خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ جو میاں بیوی کے درمیان ایک ایسی خلیج وسیع کر دیتی ہیں۔ جسکا پاٹنا کارے دارد ہو جاتا ہے۔

پس نامناسب نہ ہو گا اگر ہم زوجین کی ان باہمی نااتفاقیوں اور شکر رنجیوں کا باعث معلوم کریں اور ان کے تدارک کا دفعیہ سوچیں۔

مختلف خاندانوں کے حالات کا مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ باہمی نااتفاقی اور شکر رنجی کے تین بڑے بواعث ہو سکتے ہیں۔

۱۔ نامناسب رشتہ۔

۲۔ طبائع کا اختلاف۔ اور میاں بیوی کا ایکدوسرے کے کاموں میں بے جا دخل۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

[1] یونانی کہانیوں میں یہ ایک غار مذکور ہے۔ جس میں دکھ، رنج اور افسوس کا بسیرا رہتا تھا۔

[2] ایمے زان۔ عورتوں کی دو پارٹیاں تھیں۔ جو ہر وقت برسرِ پیکار رہتی تھیں۔

۳۔ اسراف۔ یعنے روپے پیسے کا جھگڑا۔

پہلے میں نامناسب رشتہ کو لیتا ہوں۔ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ جس وقت لڑکی کچھ تعلیم حاصل کر لیتی ہے تو اس کے ماں باپ.... خواہ وہ دیہاتی ہوں.... چھوٹی موٹی اسامی پر اکتفا نہیں کرتے۔ بلکہ کسی "بی۔ اے" یا "ایم اے" پاس لڑکے کیساتھ نسبت ٹھہرانے کا لالچ کرتے ہیں۔ اس سے مقصد "خوشگوار ازدواجی زندگی" نہیں ہوتا بلکہ دولت او امارت ہوتی ہے۔ جو بڑے بڑے صاحبِ علم اور ذی ہوش کو اندھا کر دیتی ہے۔

یہ "اہلیہ محترمہ" نئے گھر میں آکر کیا کرتی ہے اور کس بیدردی سے اپنے میاں کا روپیہ اپنے بناؤ سنگار اور ظاہری حسن و تزئین پر خرچ کرتی ہے اس کا ذکر تو میں اسراف کے ماتحت کرونگا۔ لیکن سردست یہ کہنا چاہتا ہوں کہ "بیوی" درحقیقت خانگی معاملات سے قطعی بے بہرہ اور نابلد ہوتی ہے۔ کیونکہ جب وہ ماں باپ کے گھر تھی۔ تو اسکو خیال تھا کہ میں تو پڑھ رہی ہوں تو گھر کا کام کاج کیوں کروں۔ ماں باپ نے بھی اس عذر کو صحیح تسلیم کرتے ہوئے اس کو ایک علیحدہ کتب خانہ دیدیا تھا۔ جہاں وہ افسانے اور راز و رومانس کی کہانیاں پڑھتے پڑھتے صبح سے شام ٹلا دیتی۔

اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ "نئی روشنی" کا خاوند جب یہ دیکھتا ہے کہ اسکی بیوی کو سوائے ظاہری ٹیپ ٹاپ اور نمائش و نمود کے اور کچھ نہیں آتا حتیٰ کہ جب کوئی ملاقاتی آجائے تو بات کی تمیز نہیں۔ چہ جائیکہ مہمان کو چائے بھیجی جاتی ہے اور اتنا بھی معلوم نہیں کہ دودھ اور کھانڈ کو الگ الگ برتنوں میں رکھنا ہے یا بڑے بڑے ڈونگوں میں چائے ڈالکر (اور اسکو چائے کہنا بھی حماقت ہے) بغیر سینی وغیرہ میں رکھنے کے مہمان کی زہر آزمائی کے لئے باہر بھیجدیتا ہے۔ جہاں بیچارہ خاوند اپنے ملاقاتی سے عذر معذرت کرتا ہوا بیوی کی اس نالائقی اور بدتمیزی پر شانے سکوڑتا رہ جاتا ہے۔ تو وہ اس سے دل برگشتہ ہو جاتا ہے۔ اور ان کے درمیان نفرت و حقارت کی ایک خلیج حائل ہو جاتی ہے۔ جو ان کی زندگی کو تا ممات تلخ بنائے رکھتی ہے۔ حالانکہ ماں باپ نے اس "تہذیب و تمدن کے دیوتا" کے پاس اپنی لڑکی اس لئے بھیجی تھی۔ کہ وہ سکھ اور آرام پائیگی +

اکثر خاندان ایسے مشاہدہ میں آئے ہیں۔ جن میں یہی حالات پیدا ہو گئے۔ بسا اوقات ایک مڈل یا انٹرنس پاس لڑکی کو اسکے ماں باپ نے حرص و آز سے مغلوب ہو کر کسی انگلستان کی ڈگری یافتہ نوجوان کے حبالۂ عقد میں دے دیا۔ جہاں وہ خاوند کے معیار کے مطابق نہ اتری۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ خاوند نے اسکو ایک بیکار چیز کی طرح ایک کونے میں ڈالدیا۔ جہاں وہ بیچاری آخر کڑھ کڑھ کر مر گئی۔

پس رشتہ کرنے سے پہلے ایکدوسری کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حالات اچھی طرح سمجھ لینے چاہئیں۔ اور اطمینان کر لینا چاہیئے۔ کہ شادی کے بعد میاں بیوی کی طبائع کس حد تک ایک سانچہ میں ڈھل سکیں گی اور احتیاط رکھنی چاہیئے۔ کہ جاہل ناخواندہ لڑکیوں کا نکاح ان سے بہت زیادہ تعلیمیافتہ اور جہاندیدہ نوجوانوں سے نہ کر دیا جائے۔ کیونکہ اس سے لڑکیوں کو بہت ساری مصائب کا سامنا ہوگا۔

بعض مثالیں میرے سامنے ایسی بھی ہیں کہ ماں باپ نے اپنی ناخواندہ اور بیمار لڑکی کی شادی محض اس خیال پر کر دی۔ کہ لڑکا خود اس کو پڑھالیگا اور اس کا علاج بھی کرے گا۔ گویا جب لڑکی دولھا کے گھر آئے تو بجائے ایک بیوی بنکر رہنے کے ایک طالبعلم اور مریضہ بنکر رہے +

بیماری میں اگر شومئی قسمت سے کوئی لڑکا پیدا ہو جائے۔ تو وہ بھی جاہل اور ناخواندہ بیوی کے پلّے پڑے گا۔ ظاہر ہے کہ خاطر خواہ تربیت نہ ہو سکیگی اگر اس کو خاوند رکھے جیسا کہ اس کو بیوی کی بیماری کیوجہ سے کرنا پڑتا ہے۔ تو اور مصیبت۔ خاوند بچہ رکھے یا باہر جا کر کمائے۔

مجھے بارہا ایسے مردوں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ جو یہی دُکھ اٹھا رہے تھے۔ کہ ان کی بیوی بیمار ہے۔ (چھوٹی موٹی بیماری بھی نہیں۔ دق۔ سل یا ہسٹریا۔ اختناق الرحم) اور ان کو نہ صرف بچہ کی ماں بنکر رہنا پڑتا ہے۔ بلکہ بیوی کی تیمارداری بھی کرنی پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ تعلیمی و معاشرتی مشاغل بھی کرنے ہوئے۔ یک جان و ہزار سودا۔

ایسی حالت میں میاں بیوی کے درمیان کیا خوشگوار تعلقات پیدا ہو سکتے ہیں۔ میاں ہمیشہ کڑھتا ہی رہیگا۔ کہ اسکو بچہ رکھنے کی الگ مصیبت ہے۔ اور بیوی کی تیمارداری کرنے کی الگ۔ نہ وہ باہر کہیں جا سکتا ہے نہ ہی سکون کی زندگی اسکو نصیب ہوتی ہے۔ جائے تو کہاں جائے ؎

"نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن"

جس کا مقصد تسکین روح تھا۔ ایک عذاب کا باعث بن گئی۔

پھر ایسی مثالیں تو بہت ہیں۔ کہ مرضی کے بغیر شادی کر دی گئی۔ لڑکی چونکہ شرمیلی ہوتی ہے۔ اسلیئے وہ خود تو رائے دے نہیں سکتی اور بعض لوگ تو ایسے سنگدل ہیں۔ کہ ان سے رائے لینا بھی ضروری نہیں سمجھتے۔ جس آدمی سے انکو زیادہ نفع کی امید ہو اس سے بیچاری غریب کو مڑھ دیتے ہیں۔ اس وجہ سے لڑکی کی زندگی جس دکھ اور غم سے گذرتی ہے۔ وہ وہی کچھ جانتے ہیں۔ جن کیساتھ واقعہ میں ایسا پیش آیا ہو۔ اسلام نے تو لڑکی کی رائے لینا ازبس ضروری قرار دیا ہے۔ لیکن بعض لوگ ایسے حریص واقع ہوئے ہیں کہ دولت اور امارت کے لالچ میں وہ بیچاری بے زبان لڑکی کی رائے کو پائے استحقار سے ٹھکرا دیتے ہیں۔ اور یہ خیال نہیں کرتے کہ جب لڑکی اپنے منسوب کو پسند نہیں کرتی تو ان کے درمیان خوشگوار تعلقات کیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدا ہوں گے +

اے کاش کہ لوگ رسم و رواج کی پابندی چھوڑ دیں۔ اور خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستہ پر چلیں۔ شادی کے معاملہ میں جلدی نہ کریں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ لڑکے یا لڑکی کی بد دعا سے ان کی روح کو کوئی صدمہ پہنچے +

(باقی دارد)

حفظ صحت حاملہ

ہندوستان کی حالت کو دیکھ کر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ فی زمانہ نہ تو مستورات کیلئے اور نہ قابلہ کے لئے کوئی اس قسم کا سامان موجود ہے جس سے آئے دن ہزاروں زچہ اور بچہ جو مر جاتے ہیں۔ ان کے بچاؤ کا کوئی انتظام ہو۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ بعض شہروں میں ایسے مرکز قائم کئے گئے ہیں۔ جہاں بہترین قابلہ اور لیڈی ڈاکٹر وغیرہ موجود رہتی ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں زیادہ آبادی دیہاتی ہے تقریباً تین چوتھائی (۳/۴) لوگ دیہات میں ہی آباد ہیں۔ وہاں نہ زنانہ شفاخانہ ہے! اور نہ ہی کوئی اچھی دائی ہے۔ جو کہ اس علم سے بخوبی ماہر ہو۔ بلکہ اچھے اچھے شہروں میں بھی اس علم کی عدم واقفیت کے سبب بے حد تکالیف کا سامنا ہوتا ہے اور آئے سال ہزارہا عورتیں وضع حمل میں مرتی ہیں۔ اور ہزاروں بخار سے جو کہ وضع حمل کے بعد اکثر ہو جاتا ہے۔ راہی ملک عدم ہوتی ہیں +

ہمارے ہندوستانی بھائی ہزاروں روپیہ بیوی لانے پر خرچ کر دیتے ہیں اور ان کی بیش بہا زندگی جو ہر وقت ذرا ذرا سی غلطیوں سے خطرہ میں پڑ جاتی ہے۔ اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتے بلکہ وقت پر ایسی نالائق اور جاہل دائیوں کے سپرد کر کے آپ الگ ہو جاتے ہیں۔ اگر قدرت کا اتفاق ہو گیا تو بس زچہ اور بچہ کا منہ دیکھ لیا۔ نہیں تو اسی وقت یا کچھ عرصہ مریض رہ کر عورتیں بیچاری اس دنیا سے چل بستی ہیں۔ اور خاوند دوسری شادی کی فکر میں ہو جاتے ہیں* +

ملکی رواج کے مطابق ایسے وقت میں خاوند تو پاس رہ ہی نہیں سکتا اور تعلیم یافتہ دائیوں کا قحط ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس علم سے ہر ایک عورت واقف۔ اور شروع سے ہی ایسی تدابیر حفظ ما تقدم کے طور پر اختیار کی جاویں جن سے یہ نازک گھڑیاں آسان ہو سکیں +

ایام حمل میں حاملہ کو حتی الامکان اپنی اور بچے کی حفظ صحت کا پورا خیال رکھنا چاہیئے۔ چنانچہ

---

* واضح رہے۔ کہ یہ روئے سخن ان کی طرف ہے جو اس معاملہ میں بے پرواہی کرتے ہیں جو اپنی طرف سے پوری کوشش کرنے کے بعد معاملہ خدا کو سونپ دیتے ہیں۔ وہ اس سے مستثنےٰ ہیں +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاف اور کھلی ہوا میں زیادہ رہنا - اور پاک صاف پانی کا استعمال کرنا چاہیئے - غذا لطیف مقوی اور زود ہضم مثلِ شوربا - مونگ کی دھوئی دال چپاتی یا گوشت سبز ترکاریاں شامل کر کے پکایا ہوا دودھ چاول - ساگودانہ - کھچڑی - دلیا - مکھن - خالص گھی وغیرہ مناسب مقدار میں کھانا اور عمدہ اور تازہ پکے ہوئے پھل اور میوہ جات حسب میلانِ طبیعت مناسب مقدار میں کھانے چاہئیں +

بلحاظ موسم حاملہ کو گرم یا سرد لباس پہننا اور سردی اور نمی سے محفوظ رہنا چاہیئے اور میلا یا سیلا ہوا لباس پہننا یا بارش میں بھیگنا یا نمناک جگہ پر سونا مضر ہوتا ہے - غسل ہمیشہ نیم گرم پانی سے کرنا چاہیئے +

اعراض نفسانی - رنج و غم - فکر و تردد غصہ و خوف سے - اور ایام حمل کے خصوصاً پہلے تین مہینے ٹھوکر کھانے - اور پاؤں پھسلنے یا کودنے پھاندنے اور بھاری چیز کے اٹھانے سے - یکے اور گاڑی میں سوار ہونے سے پرہیز کرنا نہایت ضروری ہے - کیونکہ ایسی حالتوں میں بعض اوقات اسقاطِ حمل کا اندیشہ ہو جاتا ہے - اور ایام حمل میں تیز مسہل، یا قے لانے والی دوائیوں کا استعمال نہ کرنا چاہیئے - اور خون نکلوانے یا فصد کرانے یا جونکیں لگوانے سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے +

حاملہ کو متعدی امراض مثلاً خسرہ - چیچک ہیضہ - طاعون - دق - سرخ بخار وغیرہ کی چھوت سے بھی بچانا چاہیئے - کیونکہ بعض دفعہ حاملہ اور جنین دونوں کی زندگی خطرہ میں پڑ جاتی ہے +

ایام حمل میں انفعالات نفسانیہ تصورات اور منظرات مہیبہ و خوفناک اور خیالات فاسدہ سے دور رہنا چاہیئے - اور اپنے خیالات کو پاک و صاف رکھنا چاہیئے - تاکہ مولود - خوبصورت - خوش سیرت - اور قوی - اور صاحب عقل پیدا ہو +

ایام حمل میں حاملہ کو قبض ہو جاتی ہے - اور اکثر پیشاب بھی رک کر آتا ہے - اسکا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے - کیونکہ قبض اور پیشاب کے رکنے سے جسم حاملہ میں ایسا تغیر واقع ہوتا ہے - جس سے وضع حمل کے وقت بہت تکلیف واقع ہوتی ہے - جیسا قبض کا علاج ضروری ہے ایسے ہی جسم میں سے پسینہ کا نکلنا بھی ضروری ہے کیونکہ اسکے بھی نہ نکلنے سے زہر اندر رہ جاتا ہے - اور طرح طرح کی بیماریاں پیدا کرتا ہے - اس کیواسطے بھی کسی علاج کی ضرورت نہیں - بلکہ کافی کپڑے پہننا اور سردیوں میں سردی سے بچنا اس کا علاج ہے - سردی لگنے کے علاوہ پسینہ رکنے سے زکام نزلہ - کھانسی - بخار - جوڑوں کا درد - گلے کا درد پیٹ کا درد - وغیرہ امراض بھی ہو جاتی ہیں +

حاملہ عورت کو اپنے گھر کے معمولی کام ضرور کرنے چاہئیں - بیکار بیٹھے رہنے سے جسم میں کمزوری اور سستی آتی ہے - اور وضع حمل نہایت تکلیف دہ ہوتا ہے - اور یہی وجہ ہے غریبوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی عورتیں بہ بمقابلہ امیروں کی عورتوں کی نہایت آسانی سے بچّہ جنتی ہیں +

ربنا ولا تحملنا مالا طاقۃ لنا بہ ج۔ واعف عنا۔ واغفر لنا۔ وارحمنا۔ انت مولنا۔ (وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین)

صغریٰ بیگم از نئی دہلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موسمی بخار ملیریا

معزز مصباحی بہنو!

میں آپکی خدمت میں ایک مختصر مضمون ملیریا کے حملے اس کی ابتداء اور پھیلنے کے متعلق پیش کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی درج کیا جائے گا۔ کہ ہم کن باتوں پر عمل پیرا ہوتے سے اسکے حملے سے بچ سکتے ہیں۔ جس سے معزز ناظرات کو پتہ لگ جائے گا کہ اگر ہم احتیاط اور صفائی سے کام لیں تو اس موذی مرض کے حملے سے نجات پا سکتے ہیں۔

ملیریا۔ ایک قسم کا متعدی بخار ہے۔

اسکی کئی قسمیں ہیں جو ذیل میں درج ہیں:۔

۱۔ نوبتی بخار۔

۲۔ تپ لازمی۔

۳۔ سادہ بخار۔

۴۔ مہلک زہریلا ملیریا۔

۵۔ مزمن سمیت ملیریا۔

۱۔ ملیریا۔ ایک متعدی بخار ہے۔ اس میں نوبت کے ساتھ حرارت تیز ہوتی ہے۔ اور ۲۴-۴۸ یا ۷۲ گھنٹہ کے بعد ہر دوسرے یا تیسرے یا چوتھے دن بخار ہوتا ہے (۲، ۳) متواتر بخار ہوتا ہے۔ مگر خاص طور پر کوئی مقررہ وقفہ بخار کے رہنے یا اترنے کا نہیں پایا جاتا۔

۴۔ شدید زہریلا ملیریا ہے۔ جو زیادہ تر مہلک ہوتا ہے۔

۵۔ مزمن سمیت ملیریا جس میں طحال بڑھ جاتی ہے۔ اور کمی خون واقع ہو جاتی ہے۔

ملیریا۔ ایک متعدی مرض ہے۔ عموماً "یو۔ پی" و پنجاب میں اس کے شروع ہونیکا موسم ۱۵ راگست کے بعد سے ہے۔ اور یہ اکتوبر تک رہتا ہے۔ چونکہ یہ موسم مرطوب ہوتا ہے اسلئے "جراثیم" پیدا ہو جاتے ہیں۔ سبزیوں۔ پھلوں۔ دودھ اور پانی وغیرہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ یہانتک کہ مچھروں کے جسم میں بھی داخل ہو جاتے ہیں۔ چونکہ مچھر کا قاعدہ ہے۔ کہ انسان کو کاٹتے وقت اپنا خون اوسکے جسم میں داخل کر دیتا ہے۔ اور انسان کا خون چوس لیتا ہے۔ اس طرح پر انسان کے خون میں جراثیم داخل ہو جاتے ہیں۔ اور بخار میں مبتلا کرتے ہیں۔ ملیریا کی ابتداء مچھر کے کاٹنے سے ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ اپنے بدن کے جرم انسان کے خون میں چھوڑ دیتا ہے۔ اگر خوردبین سے دیکھا جائے۔ تو یہ جرم گول اور بقاعدہ

تشکلوں میں ہوتے ہیں۔ اور خون کے سرخ دانوں میں جنکو انگریزی میں Red corpuscles کہتے ہیں۔ داخل ہو جاتے ہیں۔ اور ۴۸ گھنٹہ میں سارے دانے کو گھیر لیتے ہیں۔ اور اس ایک جرم کے لاتعداد باریک باریک ٹکڑے ہو کر جرم بن جاتے ہیں۔ اور خون کے دانوں میں داخل ہو کر ملیریا کی سمیت پیدا کر دیتے ہیں۔ ملیریا سے بچاؤ۔ اب پیاری معزز بہنوں کو معلوم ہو گیا کہ مچھر کا کاٹنا کتنا خوفناک ہے۔ مچھروں سے بچنے کیلئے ہم بہت ترکیبیں کر سکتے ہیں۔ مچھر گندے اور تاریک مقاموں میں رہتے اور وہاں بہت جلد نشو نما پاتے ہیں۔ گندی نالیوں اور نشیب کے مقامات میں جہاں پانی ٹھیرتا ہے۔ مچھر پیدا ہوتے ہیں۔ اور انسان کو خطرہ پہنچاتے ہیں۔ اسلئے ہم کو چاہیئے کہ مکان کو بالکل صاف رکھیں۔ ہوا اور روشنی کی آمد و رفت بخوبی ہوتی چاہیئے۔ مکان کی نالیاں اور نمدار مقامات جہاں مچھر ٹھیرتے ہیں۔ انکو صاف رکھیں نم کے مقاموں میں گندھک اور لوبان وغیرہ جلانے سے نمی نکل جاتی ہے۔ نالیوں میں پانی کی سطح پر مٹی کا تیل ڈال دینا چاہیئے۔ اس سے مچھر مر جاتے ہیں۔ رات کو سوتے ہوئے بدن کے ان حصوں کو جو کھولے رہتے ہیں۔ خوشبو کا تیل وغیرہ لگا لیں۔ کیونکہ مچھر خوشبو میں نہیں آتے مچھر دانی لگا کر سونا چاہیئے۔ اس سے بہت حفاظت ہوتی ہے۔ غذا کے متعلق چند احتیاطیں۔ اس موسم میں غذا سادہ اور زود ہضم کھانی چاہیئے جہانتک ہو کچے پھل اور ترکاریوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ کچے پھلوں کے اندر جرم پیدا ہو جاتے ہیں اور ان چیزوں کا استعمال کرنے سے انسان ملیریا میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اگر پھل وغیرہ کھائیں تو تازہ اور زود ہضم کھائیں ثقیل چیزوں سے پرہیز کریں۔ ملیریا کے جرم دودھ اور پانی میں بھی داخل ہو جاتے ہیں۔ اسلئے چاہیئے کہ دودھ کو ۱۰ منٹ تک خوب ابال دیں۔ اور اسکے بعد ٹھنڈا کر کے استعمال میں لائیں۔ اگر پکانے کے بعد دودھ دیر تک رکھا رہے۔ تب بھی جرم داخل ہو جاتے ہیں ملیریا کے جرم پانی میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اور پانی کے ذریعے سے خون میں داخل ہو جاتے ہیں اور ملیریا میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اسلئے ہمکو چاہیئے کہ صاف پانی استعمال کریں۔ پانی صاف کرنے کے کئی طریقے ہیں۔ سب سے زیادہ سہل طریق یہ ہے۔ کہ پانی کو کسی صاف اینمل کے برتن میں ۱۵ منٹ تک خوب جوش دیں۔ اور اسکے بعد اوتار کر صاف ہوا میں ٹھنڈا کریں۔ ٹھنڈا ہونے پر کسی صاف کپڑے سے چھان کر پانی کے صاف برتنوں میں بھر لیں۔ یہ خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ پانی پکا کر زیادہ عرصہ کھلا نہ رکھیں۔ ورنہ جراثیم پھر داخل ہو جاتے ہیں +

والسلام

(راقمہ عاجزہ ز رخ۔ احمدی بیگم از آگرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ سہ ماہی لجنہ اماء اللہ دہلی

۳ - جولائی ۱۹۳۲ء حسب دستور لجنہ اماء اللہ کا جلسہ پہلی اتوار کو اپنے وقت معینہ پر بابو اکبر علی صاحب ریلوے انجینئر کی کوٹھی پر منعقد ہوا۔ اس خاکسارہ نے روئداد سنائی اور اہلیہ نذیر احمد صاحب نے کشتی نوح کا درس دیا۔ اور اہلیہ غلام حسین صاحب نے اپنا مضمون مصباح میں سے سنایا۔ جو تربیت اولاد پر تھا۔ پھر مبارکہ سلطان بیگم نے ایک اپیل پیش کی اور التجا کی کہ ہم لڑکیوں کی علیحدہ لجنہ قائم کیجائے۔ آخر اس اپیل کے متعلق یہ رائے پاس ہوئی کہ فی الحال تین ماہ تک لڑکیاں اسی لجنہ میں اپنی کارگذاری دکھائیں۔ انکی قابلیت دیکھکر پھر لڑکیوں کی علیحدہ لجنہ قائم کردیجائیگی۔ پھر چندہ جمع ہوا اور سب حاضرات نے دعا کی اور جلسہ برخاست ہوا

دوسرا جلسہ سات اگست کو منعقد ہوا پہلے لڑکیوں نے اپنی کارروائی کا آغاز کیا اور اپنے مضمون سنائے۔ ان سب لڑکیوں کی عمریں دس سال سے پندرہ سال تک ہیں اور بہت شوق سے لجنہ میں حصہ لے رہی ہیں۔ وہ اپنی بساط کے مطابق اچھے مضمون لکھ کے لائیں۔ اس کے بعد عاجزہ نے روئداد سنائی اور مال سکرٹری صاحبہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اتفاق ہی دنیا میں ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعہ انسان ترقی کرسکتا ہے۔ تعلیم و تربیت کی سکرٹری نے کشتی نوح کا درس دیا۔ اہلیہ عبد الحمید صاحب نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات عورتوں پر کس قدر ہیں۔ اور آپکی بعثت سے پہلے عورت کی کیا حیثیت تھی۔ اور آپ نے اس کمزور طبقہ کو کس بلند مقام پر پہنچا دیا۔ اور اہلیہ غلام حسین صاحب نے اپنا مضمون "مسیح موعود ہمکو کس مقام پر دیکھنا چاہتے ہیں"۔ سنایا۔ اسکے بعد پریذیڈنٹ صاحبہ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور چندہ جمع ہونیکے بعد جلسہ ختم ہوا۔

تیسرا جلسہ ۴ ستمبر ڈاکٹر شمس الدین صاحب کے مکان پر منعقد ہوا۔ بنت غلام حسین صاحب نے اپنے مضمون میں بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو کیا دیا۔ پھر اس خاکسارہ نے روئداد سنائی اور اہلیہ غلام حسین صاحب نے اپنا مضمون سنایا جو تحریک وصیت پر تھا۔ پھر اہلیہ عبد الحمید صاحب نے اپنے مضمون میں بتایا کہ اسلام کی کیا غرض ہے پھر اسکے بعد اس خاکسارہ نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ جو آپنے ۲۶ اگست کو فرمایا تھا جس میں مظلومین کشمیر کی اعانت اور ادائیگی چندہ اور وصیت کی اہمیت تھی۔ بہنوں کی خدمت میں گوشگذار کیا۔ پھر اہلیہ شمس الدین صاحب نے صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اپنا مضمون سنایا پریذیڈنٹ صاحبہ نے سب حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ چندہ جمع ہونے کے بعد جلسہ برخاست ہوا اس دفعہ پہلے کی نسبت بہنیں کافی تعداد میں تھیں۔

"خضر سلطان بیگم"

(سکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی پکوان

کدّو کا حلوا

ضروری اشیاء کدّو سرخ کیا ہوُا ایک سیر گھی نصف سیر۔ چینی تین پاؤ۔ الائچی۔ پستہ۔ بادام وغیرہ حسب پسند دودھ ایک پاؤ۔ کیوڑا۔ چار ٹیبل سپون۔

ترکیب:۔ کدّو کو چھیل کر اگر سخت ہو تو بیج نکال دیں، دھولیں۔ پھر کدو کش پر گھس لیں۔ پھر قلعی شدہ دیگچی چولھے پر چڑھا کر گھی والائچی ڈالدیں۔ جب الائچی پھول جائے۔ تو کدّو خوب بھینچکر ڈالدیں اور چمچہ برابر چلاتی جائیں۔ جب سرخ ہو جائے۔ تو اتار لیں۔ اب کدّو سے نکلا ہوُا پانی چینی میں ڈالکر چڑھادیں۔ اور دودھ بھی ڈالدیں۔ اب جو میل وغیرہ اوپر آئے اتارتی جائیں۔ جب ایک تار کا قوام ہو جائے تو بھنا ہوُا کدّو بھی ڈالدیں۔ جب خشک ہونے پر آئے تو پستہ۔ بادام کشمش وغیرہ ڈالکر نیچے اتار لیں اور کیوڑا ڈالکر نوش فرمائیں۔ یہ حلوا ایک ماہ تک رہ سکتا ہے۔ دماغی محنت والوں کیلئے نہایت مفید ہے۔

۲

ادرک کا مُربّہ

ضروری اشیاء! ادرک چھٹانک بھر۔ ناریل پاؤ بھر چھوہارے پاؤ بھر۔ دودھ اڑھائی سیر۔ گھی حسب اندازہ گڑھ ڈیڑھ پاؤ۔ چینی آدھ پاؤ۔ خشخاش (ایک آنہ کی) خوشبو حسب پسند۔

ترکیب:۔ ادرک کو کدو کش کر کے گھی میں خوب سرخ کرلیں۔ پھر دودھ کو چولھے پر چڑھادیں جب جوش آجائے تو ادرک بھنا ہوُا۔ ناریل چھوہارے خشخاش صاف کی ہوئی (ناریل وغیرہ کدو کش ہی کرلیں) ڈالدیں جب خشک ہونے پر آئے۔ گڑ و چینی ڈالکر بھون لیں پھر خوشبو ڈالیں۔ سرد ہونے پر نوش فرمائیں بادی کیلئے مفید ہوگا اگر آپکو یہ کھانے پسند آئے تو انشاءاللہ اور بھی بھیجونگی۔

(راقمہ خاکسارہ سلمیٰ خانون بنت شیخ مشتاق حسین صاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر دارالسلام گوجرانوالہ)

ولادت

۱۲ ستمبر ۱۹۳۲ء سوموار کو میرے دیور شیخ محمد بشیر صاحب آزاد احمدی انبالوی کے گھر خدا تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی نے عزیز کا نام محمد مجید تجویز فرمایا ہے۔ بہن مصباحی بہنیں و بھائی عزیز کی درازیٔ عمر کیلئے دعا فرمائیں۔ والسلام

(راقمہ رشیدہ بیگم شیخ محمد عنایت اللہ انور احمدی مریدکے)

وفات حسرت آیات

میری پیاری بہن عزیزہ بیگم ہم سبکو چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی کے پاس جا پہنچی انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ نے وصیت کی ہوئی تھی جسکے مطابق مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئی شادی کو پورے تین سال ہوئے۔ اور وصیت کو تقریباً ایک سال مرحومہ کی طبیعت نہایت شرمیلی اور کم گو تھی بچپن سے ہی نماز کی بہت پابند تھی بیماری کی حالت میں بھی نماز جمعہ نہ چھوڑی

[illegible]

وفات پاگئی۔ عمر تقریباً انیس سال۔ غمزدہ ناچیز عظمت بنت سردار کرم داد صاحب پنشنر قادیان)

سلمہ کی بیل

یہ بیل ساڑی ۔ دوپٹوں اور بلاوز کے دامن پر بنائی جائے ۔

(آنسہ شکیلہ خاتون ۔ پام ولا ۔ ادول)

گلدستہ

یہ پھول تکیئے کے غلاف وغیرہ پر ڈی ۔ ایم ۔ سی ۔ کاٹن سے بنایا جائے ۔

(آنسہ ایس پروین عدن)

(تہذیب نسواں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا